سوال

ن زمین (جو فرات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ زمین جو نہر کے پانی سے پلائی جائے اور وہ زمین جسے بارش سے آباد کیا جائے ان کی پیداوار پر کتنی زکوۃ فرض ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال فیما سقت السماء والعیون وکان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر.)) صحیح البخاری: کتاب الزکوۃ باب العشر فیما یسقی من ماء السماء والماء الجاری رقم الحدیث ۱۴۸۳.

ﷺ نے فرمایا کہ جس زمین کو بارش یا چشموں کے ذریعے پانی پلایا جائے یا ایسے درخت ہوں جن کی جڑیں خود بخود زمین سے اپنی حاصل کریں (یعنی ان کو اوپر سے پانی پلانے کی ضرورت نہ ہو) تو ان سب کی پیداوار پر عشر (دسواں حصہ) زکوۃ لاگو ہوگی۔''

اور فرمایا کہ جس زمین کو جانوروں وغیرہ کی محنت سے سیراب کیا جاتا ہو (یعنی کھینچ کر پانی پلایا جائے) تو اس صورت میں اس کی پیداوار پر نصف العشر یعنی بیسواں حصہ زکوۃ لاگو ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس زمین کو بارش سیراب کرے اس کی پیداوار پر عشر (دسواں حصہ) زکوۃ ہے۔

سوال کا دوسرا حصہ یعنی وہ زمین جسے نہر سے پانی پلایا جائے۔ اس کی پیداوار پر کتنی زکوۃ ہے تو ظاہر ہے کہ ایسی زمینیں ان زمینوں سے تعلق رکھتی ہیں، جن کے متعلق حدیث میں ہے کہ ان کو جانوروں کے ذریعے پلایا جائے ان کی پیداوار پر بیسواں حصہ زکوۃ لاگو ہوگی۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ نے اس مسئلہ میں انسان کی

نے کے لیے پانی لانے میں زیادہ مشقت اور تکلیف درکار ہے اس کی پیداوار پر بیسواں حصہ اور جس زمین کو آباد کرنے کے لیے پانی لانے میں زیادہ مشقت و محنت نہیں کرنی پڑتی بلکہ پانی از خود اوپر سے اترتا ہے اور زمین کو سیراب کر دیتا ہے مگر اس کے برعکس جس زمین کو سخت محنت جھیل کر انسان سیراب کرتا ہے

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرة:٢٨٦)

کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔''

لہذا ایسی زمینوں پر بیسواں حصہ زکوۃ لاگو ہوگی کافی عرصہ پہلے مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے تنظیم اہلحدیث اخبار بھی ایسا فتوی دلائل کے ساتھ شائع ہوا تھا وہ مضمون میں نے پڑھا تھا ممکن ہے کہ دفتر تنظیم اہلحدیث سے وہ شمارہ مل جائے۔

بہرحال علماء اہلحدیث کے محققین موجودہ سرشتہ زمینوں پر بھی نصف عشر بیسواں حصہ زکوۃ سمجھی ہے اور دلائل سے بھی یہ مسلک صحیح سمجھ میں آتا ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

ر 398

محدث فتویٰ